ان احادیث میں تطبیق کی کیا صورت ہے جن میں سے ایک یہ ہے کہ ''منتر' تعویذ اور گنڈا شرک ہے'' اور دوسری یہ کہ ''تم میں سے جو شخص اپنے بھائی کو ان چیزوں سے فائدہ پہنچا سکتا ہے' وہ ایسا کرلے''

سوال : عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے سنا ہے کہ :

«إِنَّ الرُّقی والتَّمَائِمَ والتَّولةَ شِرکٌ »

جنتر منتر' تعویذ اور گنڈا شرک ہے۔

اور جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرا ایک ماموں تھا جو بچھو کے کاٹے کے لیے جھاڑ پھونک کیا کرتا تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جھاڑ پھونک سے منع فرمایا تو وہ آپ ؐ کے پاس آیا اور کہنے لگا : ''اے اللہ کے رسول! آپ نے جھاڑ پھونک سے منع فرمایا ہے جبکہ میں بچھو کے کاٹے کا جھاڑ پھونک (دم) کرتا ہوں''۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ''اگر کوئی اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکتا ہے' تو اسے وہ کام کرنا چاہیے''۔

جھاڑ پھونک کے بارے میں ایک حدیث ممانعت کی ہے' دوسری جواز کی۔ ان دونوں میں تطبیق کی کیا صورت ہے؟ نیز اگر کوئی بیمار شخص اپنے سینے پر قرآن کی آیات والا تعویذ لٹکائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

عبدالرحمن۔ س۔ف۔الریاض

جواب : جس جھاڑ پھونک سے منع کیا گیا ہے وہ' وہ ہے جس میں شرک ہو یا غیر اللہ سے توسل ہو' یا اس کے الفاظ مجہول ہوں جن کی سمجھ نہ آسکے۔

رہا کسی ڈسے ہوئے آدمی کو دم جھاڑ کرنے کا مسئلہ تو یہ جائز ہے اور شفاء کا بڑا ذریعہ ہے۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

«لابأسَ بالرُّقی مَا لَم تکُنْ شرکاً»

جس دم جھاڑ میں شرک نہ ہو اس میں کوئی حرج نہیں۔
نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :
«من استطَاعَ أَنْ يَنفعَ أخاه فلْيَنْفَعْهُ»
جو شخص اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکتا ہو اسے وہ کام کرنا چاہیے۔
ان دونوں احادیث کی مسلم نے اپنی صحیح میں تخریج کی ہے۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :
«لا رُقيةَ إلا مِن عين أَو حُـمَةٍ »
دم جھاڑ نظر بد اور بخار کے لیے ہی ہوتا ہے۔
جس کا معنی یہ ہے کہ ان دو باتوں میں ہی دم جھاڑ بہتر اور شفا بخش ہوتا ہے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خود دم جھاڑ کیا بھی ہے اور کرایا بھی ہے۔
رہا دم جھاڑ یا تعویذ کو مریضوں اور بچوں کے گلے میں لٹکانا تو یہ جائز نہیں۔ ایسے لٹکائے ہوئے تعویذ کو تمائم بھی کہتے ہیں اور حروز اور جوامع بھی۔ اور حق بات یہ ہے کہ یہ حرام اور شرک کی اقسام میں سے ایک قسم ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :
«مَنْ تعلَّق تميمةً فلاَ أَتمَّ اللّهُ له، ومَنْ تعلَّق وَدعةً فلاَ وَدَعَ اللّهُ له.»
جس شخص نے تعویذ لٹکایا اللہ تعالیٰ اس کا بچاؤ نہیں کرے گا اور جس نے گھونگا باندھا وہ اللہ کی حفاظت میں نہ رہا۔
نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :
«مَنْ تعلَّق تميمةً فقدْ أَشْرَكَ»
جس نے تعویذ لٹکایا اس نے شرک کیا۔
نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :
«إِنَّ الرُّقى وَالتَّمائِمَ والتَّولةَ شِرْكٌ»
دم جھاڑ، تعویذ اور گنڈا شرک ہے۔
ایسے تعویذ جن میں قرآنی آیات یا مباح دعائیں ہوں ان کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے کہ آیا وہ حرام ہیں یا نہیں؟ اور راہ صواب یہی ہے کہ وہ دو وجوہ کی بنا پر حرام ہیں۔
ایک وجہ تو مذکورہ احادیث کی عمومیت ہے کیونکہ یہ احادیث قرآنی اور غیر قرآنی ہر طرح کے تعویذوں کے لیے عام ہیں۔
اور دوسری وجہ شرک کا سدباب ہے۔ کیونکہ جب قرآنی تعویذوں کو مباح قرار دے دیا جائے تو ان میں دوسرے بھی شامل ہو کر معاملہ کو مشتبہ بنا دیں گے اور ان سے شرک کا دروازہ کھل جائے گا۔ جبکہ یہ بات

معلوم ہے کہ جو ذرائع شرک یا معاصی تک پہنچانے والے ہوں ان کا سدباب شریعت کے بڑے قواعد میں سے ایک قاعدہ ہے اور توفیق تو اللہ ہی سے ہے۔

(فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز) رحمہ اللہ